معاشرتی علوم

تاریخ

نوٹ: معروضی مشق کتاب پر حل کریں۔

باب نمبر3: برصغیر پاک وہند میں سیاسی بیداری

تفصیلی سوالات کے جوابات

س1۔ کانگرس کا قیام اور مقاصد بیان کریں۔

ج: مسٹر اے-او-ہیوم(A.O.Hume) انڈین سول سروس کے ایک اعلیٰ عہدے دار رہ چکے تھے۔ابھی اے۔او ہیوم سرکاری ملازم تھا کہ اس کو 1879ء میں خیال آیا کہ برصغیر کی سیاسی بے چینی، عوام کی اقتصادی مشکلات اور بڑھتی ہوئی سازشیں کہیں 1857ء کی جنگ آزادی کی صورت اختیار نہ کریں۔ مسٹر ہیوم نے سوچا کہ ملک میں کسی ایسے ادارے کی ضرورت ہے، جس کے ذریعے عوام اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں۔اس سلسلے میں اس نے 1885ء میں انڈین نیشنل کانگرس قائم کی۔ان میں سے صرف 2 مسلمان تھے۔

کانگرس کے ابتدائی مقاصد

1۔ برصغیر کی تمام اقوام کو ایک قومیت میں منسلک کرنا۔

2۔ سماجی، سیاسی، ذہنی اور اخلاقی میدان میں عوام کی تعمیرِ نو۔

3۔ برصغیر کے عوام کے کلاف ناانصافیوں کا ازالہ کرنا۔

4۔ مفادِ عامہ کے لیے ذرائع کا تعین کرنا۔

س2۔ تقسیم بنگال اور اس کا پس منظر واضح کریں۔

ج: بیسویں صدی کے اوائل میں بنگال آبادی اور رقبے کے لحاظ سے برصغیر کا سب سے بڑا صوبہ تھا۔اس میں بنگال کے علاوہ بہار، اڑیسہ اور آسام کے علاقے بھی شامل تھے۔اس کے باوجود اسے مدراس و بمبئی کی طرح مکمل صوبے کے درجے کے اختیارات حاصل نہ تھے۔ 1892ء میں چٹاگانگ کے کمشنر نے مشرقی بنگال کا علیحدہ صوبہ بنانے کی تجویز پیش کی لیکن اس پر عمل نہ ہو سکا۔1901ء میں اڑیہ زبان بولنے والے لوگوں کو جو بنگال سنٹرل صوبہ جات اور مدارس میں تقسیم تھا، ایک انتظامیہ کے تحت اکٹھا کرنے کی سفارش کی گئی۔

چنانچہ 1903ء میں برار سنٹرل صوبہ جات اور اڑیہ بولنے والوں کو اڑیسہ میں شامل اور بنگال کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

چنانچہ 1905ء میں بنگال کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ مشرقی بنگال میں مسلمانوں اور مغربی بنگال میں ہندوؤں کو اکثریت حاصل تھی۔

س3۔ قائدِاعظم کا کردار بحیثیت سفیر ہندو مسلم اتحاد بیان کریں۔

ج: تحریک خلافت کے بعد مسلم سیاست ایک نئے روپ میں سامنے آئی۔ مذہبی لوگوں کی سیاست میں شمولیت اور ہندو بدعہدی نے مسلم سیاست میں قائدِ اعظمؒ کی سیاسی دانشمندی کو اجاگر کیا۔ قائدِ اعظمؒ نے 1924ء میں مسلم لیگ کو دوبارہ فعال کیا اور ہندو مسلم اتحاد کی بھرپور کوشش شروع کردی۔ کانگرس اور مسلم لیگ نے ایک اصلاحی کمیٹی قائدِ اعظم کی سربراہی میں قائم کی جس کو ہندو مسلم کے باہمی اور آئینی مسائل کے حل کا اختیار دیا، جس نے کلکتہ اور لکھنؤ میں کئی اجلاس منعقد کیے اور کئی تجاویز پر متفق ہوگئے۔ اس سلسلے میں قائدِ اعظمؒ کا کردار مرکزی تھا۔ اسی بنا پر قائدِ اعظمؒ کو مسز سروجنی نائیڈو نے ہندو مسلم اتحاد کے سفیر کا خطاب دیا۔ 20 مارچ 1927ء دہلی مسلم تجویز شائع کیں جن کا ابتدا میں کانگرس نے خیر مقدم کیا۔ ان تجاویز کی وجہ سے دو سال تک مسلمان لیڈروں میں اختلافِ رائے رہا۔ وہ ہندو مسلم اتحاد سے بے حد مایوس ہوگئے۔

مختصر سوالات کے جوابات

س1۔ تحریک خلافت سے کیا مراد ہے؟

ج: انگریزوں نے یقین دلایا کہ مسلمان کے مقدس مقامات محفوظ رہیں گے۔ لیکن ایسا نہ ہوا اس صورت حال سے برصغیر کے مسلمان تڑپ اُٹھے انھوں نے لڑکوں کی حمایت میں تحریک چلائی جو تاریخ میں تحریک خلافت کے نام سے یاد کی جاتی ہے۔

س2۔ دو عملی کا نظام کب شروع کیا گیا؟

ج: برطانوی حکومت نے پہلی بار 1919ء کے ایکٹ کے تحت صوبوں میں دو عملی نظام کا آغاز کیا۔

باب نمبر 4: سیاسی مصالحت کے لیے کوششیں

تفصیلی سوالات کے جوابات

س1۔ خطبہ الٰہ آباد کا خلاصہ اور اہمیت تحریر کریں۔

ج: 1930 میں خطبہ الٰہ آباد میں علامہ اقبال نے مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے تاریخی خطبہ دیا۔

اپنے خطبے کا مرکزی خیال پیش کرتے ہوئے علامہ محمد اقبالؒ نے فرمایا:

”میری خواہش ہے کہ پنجاب، سرحد، سندھ اور بلوچستان کے صوبوں کو ملا کر ایک ریاست بنادی جائے۔ خواہ یہ ریاست برطانوی حکومت کے اندر خود مختاری حاصل کرے، خواہ اس کے باہر۔ مجھے تو ایسا نظر آرہا ہے کہ شمال مغربی ہندوستان میں مسلمانوں کو آخر کار ایک منظم مسلمان ریاست قائم کرنا پڑے گی۔“

س2۔ نہرو رپورٹ کے اہم نکات بیان کریں نیز یہ بھی بتائیں کہ مسلمانوں نے اس رپورٹ کی مخالفت کیوں کی؟

ج: لارڈ برکن ہیڈ کے چیلنج کو قبول کرتے ہوئے فروری 1928ء میں دہلی میں آل پارٹیز کانفرنس منعقد ہوئی لیکن کوئی سمجھوتہ نہ ہو سکا۔ تمام سیاسی جماعتوں کو اپنے اپنے موقف پر نظر ثانی کا موقع فراہم کرنے کے لیے اجلاس ملتوی کردیا گیا۔ کانفرنس کا دوبارہ اجلاس ممبئی میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں پنڈت موتی لال نہرو کی صدارت میں ایک کمیٹی قائم کی گئی، جس میں سر علی امام اور شعیب قریشی نے مسلمانوں کی نمائندگی کی۔ اس کمیٹی

کی رپورٹ "نہرورپورٹ" کے نام سے مشہور ہے۔

نہرورپورٹ مسلم مفادات کے خلاف تھی۔اس میں تجویز کیا گیا تھا کہ :

(i) جداگانہ انتخابات کا اصول ختم کیا جائے۔

(ii) اسمبلیوں میں مسلمانوں کے لیے نشستیں مخصوص نہ کی جائیں۔

(iii) مسلم اقلیت کے صوبوں میں اصول توازن برقرار نہ رکھا جائے۔

(iv) مرکز میں مسلمانوں کو ایک تہائی کی بجائے ایک چوتھائی نشستیں دی جائیں۔

س3۔ 1937ء کی کانگریس وزارتوں کے مظالم بیان کریں۔

ج: وزارتیں قائم کرنے کے بعد کانگرس نے مسلمانوں کے تشخص کے خاتمے کا پروگرام بنایا۔ہندوؤں نے اس سلسلہ میں مسلمانوں کے مذہب پر پابندی لگانے کی کوششیں کیں۔مسجدوں کے باہر شوروغل کرنا شروع کردیا۔مسلمانوں پر ملازمتوں کے دروازے بند کرائے۔سکولوں میں اردو کی جگہ ہندی رائج کرنے کی کوشش کی گئی۔گاندھی کی مورتی کی پوجا کرنے پر زور دیا گیا۔مسلمان بچوں کو ماتھوں پر تلک لگانے کو کہا جانے لگا۔بندے ماترم کا ترانہ گانے کے لیے مجبور کیا گیا جس میں مسلماں کے خلاف ابھارا گیا تھا۔اس رویے کو دیکھتے ہوئے مسلمانوں میں الگ ملک کے مطالبے کی شدت اور بڑھ گئی۔1938ء میں محمد علی جناحؒ پٹنہ اجلاس میں قائداعظمؒ کے خطاب سے نوازے گئے۔1939ء میں جب کانگرسی وزارتوں کا خاتمہ ہوا تو قائداعظمؒ نے مسلمانوں کو 22دسمبر 1939ء کو یوم نجات منانے کا مشورہ دیا۔

مختصر سوالات کے جوابات

س1۔ نہرورپورٹ کے جواب میں قائداعظمؒ نے کتنی ترامیم پیش کیں؟

ج: چار

س2۔ پہلی گول میز کانفرنس میں کون کون سے نمائندے شامل تھے؟

ج: قائداعظم، سر آغا خان، مولانا محمد علی جوہر، سر محمد شفیع، مولوی فضل الحق

س3۔ 22دسمبر 1939ء کو ہندوراج کے خاتمے پر قائداعظمؒ نے مسلمانوں سے کیا اپیل کی؟

ج: 22دسمبر 1939ء کو یوم نجات منانے کا مشورہ دیا۔

جغرافیہ

نوٹ: معروضی مشق کتاب پر حل کریں۔

باب نمبر5: بڑے ماحولیاتی مسائل

تفصیلی سوالات کے جوابات

س1۔ آبی آلودگی کی وجوہات اور اثرات بیان کریں۔

ج: فصلوں کی کاشت کے دوران مختلف کھادوں اور سپرے کا بے جا اور بے وقت استعمال، گھروں اور کارخانوں کے پانی کا براہ راست نالوں کے ذریعے ندیوں اور پھر دریاؤں تک پہنچ جانا، سیلابوں کی وجہ سے بھی پانی آلودہ ہو جاتا ہے۔ تیزابی بارش بھی پانی کو آلودہ کرتی ہے۔ سمندروں میں بھی بڑے پیمانے پر کوڑا پھینکا جاتا ہے۔ یہ کوڑا لہروں کے ذریعے سمندر کے مختلف حصوں تک پہنچ کر سمندری پانی کی آلودگی کا باعث بنتا ہے۔ تیل بردار جہازوں کے حادثات کے باعث تیل کا پانی میں مل جانا بھی آلودگی کی ایک بڑی وجہ ہے۔ ہسپتالوں، سکولوں، فیکٹریوں وغیرہ سے نکلنے والا پانی ماہرین ماحولیات کے مطابق پانی کے آلودہ ہونے کی وجوہات ہیں۔

پانی کی آلودگی انسانی زندگی کے ساتھ ساتھ ارضی جانداروں اور آبی حیات کے لیے بھی بہت زیادہ نقصان کا باعث بنتی ہے۔ آبی حیات کا ختم اور ناپید ہونا۔ زہریلے کیمیکل ایک جاندار سے دوسرے کو منتقل ہو کر بالآخر انسانی جسم میں داخل ہو کر موذہ امراض کا باعث بنتے ہیں۔ ملیریا جیسی بیماری کا عام ہونا۔ آلودہ پانی کے استعمال سے پیٹ کی بیماریاں، کالا یرقان، کینسر، معدے کی تکلیف اور گردوں کی تکلیف وغیرہ شامل ہیں۔ دنیا کی نصف آبادی آلودہ پانی استعمال کرتی ہے اور اس آلودہ پانی کے استعمال کی وجہ سے ہر سال لاتعداد لوگ مختلف بیماریوں سے مر جاتے ہیں۔

س2۔ گلوبل وارمنگ کی وجوہات اور اثرات بیان کریں۔

ج: مختلف فیکٹریوں، گاڑیوں، ہوائی جہازوں، ٹرینوں وغیرہ سے نکلنے والا دھواں گلوبل وارمنگ کا باعث بنتا ہے۔ تیل، ڈیزل اور کوئلے کے جلنے کی وجہ سے بڑے پیمانے پر کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس خارج ہو کر فضا میں داخل ہو رہی ہے جو درجہ حرارت میں اضافے کا باعث بن رہا ہے۔ درختوں کی بے جا کٹائی اور فضائی آلوودگی بھی گلوبل وارمنگ کا باعث بنتی ہے۔

گلوبل وارمنگ کی وجہ سے پوری دنیا کے ماحول میں تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں۔ گلوبل وارمنگ کی وجہ سے سمندر کی سطح کے بتدریج بلند ہونے کے اثرات ظاہر ہو رہے ہیں۔ گلیشیر تیزی سے پگھل رہے ہیں، سیلابوں کا بے وقت اور زیادہ ہونا عالمی اوسط درجہ حرارت میں اضافہ ہونا۔ خشک سالی کا عام ہونا۔ قدرتی آفات مثلاً قحط وغیرہ کا وقوع پذیر ہونا۔ گلوبل وارمنگ کی وجہ سے بڑے پیمانے پر بیماریاں بھی پھیل رہی ہیں۔ گلوبل وارمنگ کی وجہ سے فصلوں اور مویشیوں کی پیداوار میں بڑی حد تک کمی واقع ہو رہی ہے۔ پینے کے پانی کی کمیابی۔ بارشوں کے

قدرتی نظام کا بے ربط ہونا مثلاً بعض علاقوں میں بہت زیادہ بارشیں ہوں گی جب کہ بعض علاقوں میں بالکل بارشیں نہیں ہوں گی۔ قدرتی وسائل مثلاً جنگلات، گھاس کے میدانوں وغیرہ کی پیداواری صلاحیت میں بتدریج کمی وغیرہ اس کے اہم اثرات ہیں۔

س3۔ شور کے اثرات بیان کریں۔

ج: شور کی آلودگی سے انسان کی طبیعت پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ سننے کی صلاحیت متاثر ہوتی ہے۔ بے وقت شور نیند کو بھی متاثر کرتا ہے۔ بعض حالات میں سننے کی صلاحیت بالکل ہی ختم ہو جاتی ہے۔ شور کی وجہ سے انسان کو شدید غصہ آتا ہے، بلڈ پریشر کا بڑھ جانا، سر میں شدید درد ہونا وغیرہ شامل ہیں۔ انسان کی ذہنی صلاحیت بہت متاثر ہوتی ہے۔

مختصر سوالات کے جوابات

س1۔ آلودگی سے کیا مراد ہے؟

ج: کسی مواد کا انسانی نقطہ نظر سے ماحول میں غیر متناسب مقدار میں داخل ہونا جو اس کے وجود کے لیے نقصان کا باعث بنے، ماحولیاتی آلودگی کہلاتی ہے۔

س2۔ آلودگی کی اقسام کے نام لکھیں۔

ج: فضائی آلودگی، آبی آلودگی، مٹی کی آلودگی، شور کی آلودگی۔

باب نمبر6: قدرتی خطے

تفصیلی سوالات کے جوابات

س1۔ بارشی جنگلات کے خطے پر بحث کریں۔

ج: **محل وقوع اور ممالک:** یہ خط استوا کے دونوں جانب 5^o شمال سے 5^o جنوب عرض بلد کے درمیان حاری خطے میں واقع ہے۔ اس خطے میں براعظم ایشیا کے ممالک مثلاً انڈونیشیا کے جزائر، ملائیشیا، تھائی لینڈ اور سری لنکا، براعظم افریقہ کے ممالک کینیا، یوگنڈا، کانگو اور گیبون اور براعظم جنوبی امریکہ کے ممالک برازیل، کولمبیا، ایکویڈور اور پیرو وغیرہ شامل ہیں۔

آب وہوا: خط استوا اور اس کے نزدیک واقع علاقوں میں سورج کی کرنیں سارا سال تقریباً عموداً پڑتی ہیں، اس لیے اس خطے میں سارا سال اوسط درجہ حرارت 27^o سینٹی گریڈ کے لگ بھگ رہتا ہے۔ خطِ استوا پر درجہ حرارت زیادہ ہونے کی وجہ سے ہوا کا دباؤ کم رہتا ہے۔ ہوا ہلکی ہو کر اوپر اٹھتی رہتی ہے جس کی وجہ سے ہوا کا درجہ حرارت گر جاتا ہے اور تکثیف کا عمل بارش برسانے کا سبب بنتا ہے۔ ایسی بارش کو ایصالی بارش کہتے ہیں۔ اس خطے میں دنیا میں سب سے زیادہ بارش ہوتی ہے جس کی سالانہ اوسط مقدار 200 سینٹی میٹر سے تجاوز کر جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس خطے میں دنیا کے گھنے ترین جنگلات پائے جاتے ہیں اور اس خطے کو بارشی جنگلات کے خطے کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

انسانی سرگرمیاں: اس خطے میں لوگوں کی خوراک، لباس، رہائش اور معاشی سرگرمیوں کا دارومدار جنگلات اور ان سے حاصل

ہونے والی اشیا پر ہے۔ جنگلوں میں رہنے والے اب بھی درختوں کے پتوں سے جسم ڈھانپ لیتے ہیں اور درختوں پر مچانیں بنا کر رہتے ہیں۔ جنگلات کی لکڑی فرنیچر سازی اور تعمیراتی کاموں کے لیے بہترین ہے۔ یہاں کی اہم معاشی سرگرمی شجری زراعت ہے۔ قدرتی ربڑ کا حصول، کوکو (چاکلیٹ)، کافی، چائے، کیلا، ناریل اس خطے کی اہم پیداوار ہیں۔ دیگر زرعی اشیا میں شکر قندی کی طرح کی جڑوں والی سبزیاں مثلاً کساوا، اروی اور کچالو اہم ہیں جو جنگلات کا ایک قطعہ صاف کر کے کاشت کی جاتی ہیں۔ اس قسم کی زراعت کو کٹاؤ جلاؤ کی زراعت (Slash and Burn Cultvation) کہتے ہیں۔ یہ زراعت صرف اسی خطے تک محدود ہے۔ یہ خطہ لکڑی، قدرتی ربڑ اور ناریل کے تیل کی صنعت کے لیے مشہور ہے۔

س2۔ رومی خطے کی انسانی سرگرمیاں بیان کریں۔

ج: بحیرہ روم کا خطہ پوری دنیا میں خوشگوار اور معتدل آب وہوا کی وجہ سے پہچانا جاتا ہے۔ اس وجہ سے اس خطے میں آبادی کی گنجائش زیادہ ہے۔ اس خطے کی اہم معاشی سرگرمی زراعت ہے۔ موسم سرما کے حالات زراعت کے لیے بہت موافق ہیں۔ رومی خطہ گندم، جو، انگور، زیتون اور مالٹے کی پیداوار کے لیے پوری دنیا میں پہچانا جاتا ہے۔ گھاس کے میدانوں میں گلہ بانی لوگوں کا اہم پیشہ ہے۔ زرعی پیداوار کی مناسبت سے یہ خطہ گندم سے بنی بیکری مصنوعات، اونی کپڑے اور مشروب سازی کی صنعت کے لیے پوری دنیا میں مشہور ہے۔

س3۔ ٹنڈورا کے خطے کی آب وہوا بیان کریں۔

ج: اس خطے کی آب وہوا سخت سرد ہے۔ موسم سرما کافی سرد اور لمبا ہوتا ہے جو کم از کم 8 ماہ تک رہتا ہے جس میں درجہ حرارت نقطہ انجماد سے نیچے رہتا ہے۔ موسم گرما انتہائی مختصر ہوتا ہے جس میں اوسط درجہ حرارت 10^o سینٹی گریڈ سے نیچے ہی رہتا ہے۔ موسم گرما یعنی جولائی اور اگست میں درجہ حرارت کے بڑھنے سے برف پگھلتی ہے جس سے ہوا میں نمی کی مقدار بڑھ جاتی ہے اور تھوڑی مقدار میں بارش برسانے کا سبب بنتی ہے۔ بارش کی سالانہ مقدار 250 ملی میٹر سے کم ہے۔

مختصر سوالات کے جوابات

س1۔ خطے کی تعریف کریں۔

ج: ایسا جغرافیائی یا ماحولیاتی علاقہ جس میں طبعی یا ثقافتی لحاظ سے یکسانیت پائی جائے خطہ کہلاتا ہے۔

س2۔ رومی خطے کی اہم زرعی پیداوار کیا ہے؟

ج: رومی خطہ گندم، جو، انگور، زیتون اور مالٹے کی پیداوار کے لیے پوری دنیا میں مشہور ہے۔

باب نمبر 7: پاکستان کی آب وہوا

تفصیلی سوالات کے جوابات

س1۔ پاکستان کی نیم حاری بڑی پہاڑی آب وہوا پر بحث کریں۔

ج: آب وہوا کا یہ خطہ پاکستان کے شمالی اور مغربی پہاڑی سلسلوں کے علاوہ بلوچستان کے پہاڑی سلسلوں پر مشتمل ہے۔ سمندر سے دُوری اور

بلندی کی وجہ سے اس خطے کی آب وہوا پر برّی اثرات نمایاں ہیں۔ شمالی پہاڑی سلسلوں کی بلندی چونکہ 5000 میٹر سے زیادہ ہے، اس لیے یہاں موسمِ سرما میں اوسط درجہ حرارت 0^o سینٹی گریڈ سے نیچے جبکہ موسم گرما میں اوسط درجہ حرارت 10^o سے 20^o سینٹی گریڈ کے درمیان رہتا ہے۔ کوہ ہمالیہ، کوہ قراقرم اور کوہ ہندوکش انتہائی بلند و بالا پہاڑی علاقے ہیں۔ ان علاقوں میں گرج چمک کے ساتھ تیز ہوائیں چلتی ہیں اور بارش کے ساتھ ساتھ شدید برفباری بھی ہوتی ہے۔ مغربی پہاڑی سلسلوں اور بلوچستان کے کچھ حصوں میں بھی برفباری ہوتی ہے۔ ان پہاڑی سلسلوں میں بارش کی مقدار کم ہوتی ہے۔

س2۔ پاکستان میں موسم گرما اور موسم سرما کی خصوصیات بیان کریں۔

ج: **موسم سرما:** پاکستان میں موسم سرما کا آغاز دسمبر سے ہوتا ہے اور یہ فروری کے اختتام تک جاری رہتا ہے۔ اس موسم میں ملک کے بیشتر حصوں کا اوسط درجہ حرارت 18^o سینٹی گریڈ سے کم رہتا ہے۔ جنوب سے شمال کی طرف جاتے ہوئے درجہ حرارت بتدریج کم ہو جاتا ہے۔ میدانی علاقوں میں سردی کی شدت بڑھ جاتی ہے جبکہ پہاڑی علاقوں میں درجہ حرارت 0^o سینٹی گریڈ سے کم ہو جانے کی وجہ سے شدید برفباری ہوتی ہے۔ اس موسم میں بارش موسمِ گرما کے مقابلے میں کم ہوتی ہے۔ بارش کا اہم سبب مغربی گرد باد ہیں جو مغرب کی طرف سے پاکستان میں داخل ہوتے ہیں۔

موسم گرما: مئی کی آمد کے ساتھ ہی پاکستان میں موسم گرما کا آغاز ہو جاتا ہے جو ستمبر کے وسط تک جاری رہتا ہے۔ اس موسم میں درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے اور ملک کے بیشتر حصوں کا اوسط درجہ حرارت 18^o سینٹی گریڈ سے اوپر رہتا ہے۔ میدانی علاقوں بالخصوص صحراؤں میں گرمی کی شدت بڑھ جاتی ہے۔ البتہ ساحلی علاقوں میں سمندر کے اثرات کی وجہ سے درجہ حرارت معتدل رہتا ہے جبکہ پہاڑی علاقوں میں گرمی کی شدت زیادہ نہیں ہوتی۔ درجہ حرارت زیادہ ہونے کی وجہ سے پاکستان میں ہوا کا دباؤ کم ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے بحیرہ عرب اور خلیج بنگال سے مون سونی ہوائیں پاکستان کی طرف چلنا شروع ہو جاتی ہیں۔ یہ ہوائیں نمی سے بھرپور ہوتی ہیں اور خوب بارش برساتی ہیں۔ بارش کا یہ سلسلہ جولائی سے وسط سے ستمبر کے وسط تک جاری رہتا ہے۔ اسے موسمِ برسات کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ پاکستان میں سب سے زیادہ بارش شمالی مشرقی پنجاب اور اس سے ملحقہ پہاڑی علاقوں میں ہوتی ہے جبکہ شمال، جنوب اور مغرب کی بارش کی مقدار بتدریج کم ہوتی جاتی ہے۔

س3۔ پاکستان میں نیم حاری برّی میدانی آب وہوا کی وضاحت کریں۔

ج: آب وہوا کا یہ خطہ پنجاب، سندھ اور بلوچستان کے میدانی علاقوں اور صحراؤں پر مشتمل ہے۔ سمندر سے فاصلہ بڑھنے کی وجہ سے اس خطے کی آب وہوا پر برّی اثرات نمایاں ہیں۔ برّی اثرات کی وجہ سے اس خطے کے درجہ حرارت میں شدت پائی جاتی ہے۔ موسمِ سرما میں اوسط درجہ حرارت 10^o سے 20^o سینٹی گریڈ کے درمیان جبکہ موسم گرما میں اوسط درجہ حرارت 32^o سینٹی گریڈ سے اوپر رہتا ہے۔ اس خطے میں موسم سرما میں بارش کی مقدار کافی کم ہے۔ البتہ موسم گرما میں بحیرہ عرب اور خلیجِ بنگال سے آنے والی ہوائیں خوب بارش برساتی ہیں۔

باب نمبر 8: پاکستان کے ہمسایہ خطے

تفصیلی سوالات کے جوابات

س1۔ پاک چین تعلقات پر بحث کریں۔

ج: پاک چین تعلقات کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ چینی حکومت اور عوام نے پاکستان کی ہر مشکل گھڑی اور ضرورت میں بھرپور ساتھ دینے کے ساتھ ساتھ پاکستان کو اقتصادی اور دفاعی طور پر مضبوط بنانے میں کوئی کسی اٹھا نہیں رکھی ہے۔ پاکستان میں توانائی بڑھانے کے لیے جاری بے شمار منصوبے مثلاً نیلم جہلم بجلی گھر، چشمہ کا منصوبہ وغیرہ اس کی اہم مثالیں ہیں۔ پاکستان کے دفاعی منصوبے مثلاً ہیوی مکینیکل کمپلیکس ٹیکسلا، پاکستان ایروناٹیکل کمپلیکس کامرہ اور پاکستان آرڈیننس فیکٹری حویلیاں اور سنجوال پاک چین لازوال دوستی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ مغربی چین اور وسطی ایشیا کو پاکستان کے ساتھ ملانے والا جدید شاہراہ قراقرام /ریشم چینی مہارت اور تعاون کی ایک عمدہ مثال ہے۔

س2۔ پاکستان کے جغرافیائی محل وقوع کی اہمیت واضح کریں۔

ج: پاکستان کا رقبہ 7,960,96 مربع کلومیٹر ہے جو جنوبی ایشیا میں $23\frac{1}{2}^{o}$ شمالی عرض بلد سے لے کر 37^{o} شمالی عرض بلد اور 61^{o} مشرقی طول بلد سے لے کر 77^{o} مشرقی طول بلد کے درمیان واقع ہے۔ اس کے مشرق میں بھارت، شمال مغرب میں افغانستان، جنوب مغرب میں ایران، شمال اور شمال مشرق میں چین اور جنوب میں بحیرہ عرب واقع ہیں۔ افغانستان کی 20 کلومیٹر چوڑی پٹی "واخان" اس کو وسطی ایشیائی ریاستوں سے الگ کرتی ہے۔

س3۔ مشرق وسطیٰ کی معاشی خصوصیات بیان کریں۔

ج: دورِ جدید میں مشرقِ وسطیٰ کے بیشتر ممالک صحرائے عرب کا حصہ ہونے کی وجہ سے اقتصادی محاذ پر پسماندگی کا شکار رہے ہیں مگر تیل کی دولت کے آغاز سے یہاں پر زندگی کا نقشہ ہی تبدیل ہو گیا ہے۔ مشرق وسطیٰ کی اقتصادی اور معاشی ترقی کا دارومدار تقریباً تیل کی دولت اور معدنی وسائل پر ہے۔ اس جغرافیائی خطے میں آبادی کی گنجائش مختلف عوامل کی وجہ سے بہت کم رہی ہے جس کی وجہ سے جغرافیائی خطہ اقتصادی ترقی کے لیے درکار افرادی کی کمی کا شکار رہا ہے۔

دریائی وادیوں اور چند نخلستانوں کے علاوہ اس خطے میں زرعی سرگرمیاں نہ ہونے کے برابر ہیں جو خطے کی غذائی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ناکافی ہیں۔ اس جغرافیائی خطے میں صنعتی سرگرمیوں کا آغاز بہت دیر سے ہوا اور زیادہ تر صنعتیں معدنی تیل کی پیداوار سے منسلک ہیں۔ تاریخی اور مذہبی لحاظ سے یہ خطہ ہمیشہ سے مسلمان دنیا کے لیے ایک مرکز نگاہ رہا ہے۔

Note: History and Geography work given above will be done as it is on History and Geography school copy.

نوٹ: ہسٹری اور جغرافیہ کا کام سکول کی کاپی پر لکھنا اور یاد کرنا ہے۔